تبصرے

حالی کا سیاسی شعور - از ڈاکٹر معین احسن جذبی - تقطیع متوسط ضخامت ۲۰۸ صفحات کتابت و طباعت اعلیٰ - قیمت مجلد تین روپے پچھتر نئے پیسے - پتہ انجمن ترقی اُردو ہند علی گڈھ -

مولانا حالی عام اصطلاح میں صرف ایک شاعر نہیں، تھے بلکہ اپنے عہد کے ایک بلند پایہ مفکر بھی تھے انھوں نے اس زمانہ کے مسلمانوں کی سیاسی، سماجی تعلیمی اور تہذیبی مسائل و معاملات پر آزادی لائے اور بڑی دیدہ وری سے غور و خوض کیا تھا اور بہت اہم نتائج تک پہونچے تھے - لیکن قومی اور سیاسی مسائل میں سرسید کی شخصیت اس درجہ بھاری بھرکم تھی کہ اُن کے رفقار کے افکار و آرا کی انفرادیت اُس کے بوجھ میں دب کے رہ گئی - مولانا حالی بھی اس حادثہ کا شکار ہونے سے محفوظ نہ رہے، اُن کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ خود اُن کی اپنی کوئی رائے نہ تھی اور اُن کا کام سرسید کی ہاں میں ہاں ملانا تھا - حالانکہ یہ واقعہ کے بالکل خلاف ہے - چنانچہ اس کتاب میں، جو دراصل پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے لائق مصنف نے مولانا حالی کا تمام منظوم کلام اُن کے مضامین و مقالات اور تصانیف و خطوط کا غور و خوض کے ساتھ تنقیدی مطالعہ کر کے بڑی خوبی سے یہ ثابت کیا ہے کہ حالی مذہبی عقائد و افکار میں تو سرسید سے اختلاف رکھتے ہی تھے، قومی اور سیاسی مسائل میں بھی وہ اپنی رائے آزاد رکھتے تھے جو بسا اوقات سرسید کی رائے سے زیادہ ترقی پسندانہ، وسیع تر اور صائب تر ہوتی تھی - اگرچہ سرسید کی طرح حالی بھی مسلمانوں کے لئے ضروری سمجھتے تھے کہ حکومت سے تعاون کریں اس سے قریب ہوں اور انگریزوں کی نفرت کو دل سے نکال دیں لیکن سرسید کے ہاں یہ چیز عقیدہ تھی اور حالی کے یہاں صرف وقتی مصلحت اور پالیسی - سرسید عورتوں کی تعلیم کے مخالف تھے مگر حالی اس کے حامی تھے - سرسید کے نزدیک قوم سے مراد صرف جاگیرداروں کا اونچا طبقہ تھا اور حالی کے نزدیک قوم عوام تھے - سرسید کے ہاں انگریزی تعلیم سے غرض ملازمتوں کا حصول تھا اور حالی صنعت و حرفت اور ٹکنکل ایجوکیشن کو قومی خوش حالی کیلئے بہتر سمجھتے تھے - سرسید کی نگاہ صرف حال پر تھی اور حالی مستقبل میں آزادی و خود مختاری کا حسین خواب دیکھتے تھے پھر قومیت کا مفہوم حالی کے تخیل میں سرسید کی بہ نسبت زیادہ وسیع اور ہمہ گیر تھا - غرضکہ